OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اسلامی معیشت کے اصولوں پر ایک تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Principles of Islamic Economics in the Light of the Seerah of the Prophet ﷺ

Syeda Nadia
Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Haleema Saadia
Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Dr. Naseem Akhtar (Corresponding Author)
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract

Islam is a comprehensive and complete way of life that provides guidance for all aspects of human existence, including religious, social, political, and economic affairs. The economic system, in particular, plays a vital role in shaping human life, as it directly affects social stability, justice, and overall well-being. Throughout history, economic injustice, exploitation, and inequality have remained major challenges for human societies. The Islamic economic system is founded on the principles of justice, balance, and moral responsibility. The practical and most authentic model of this system is found in the Seerah (life) of the Prophet Muhammad ﷺ. Through his teachings and actions, the Prophet ﷺ established an economic framework that aimed not merely at wealth accumulation, but at the preservation of

CC BY

human dignity, elimination of exploitation, and establishment of social justice.

Before the advent of Islam, Arabian society was dominated by unjust economic practices such as usury (interest), fraud, hoarding, and exploitation of the poor. The Prophet ﷺ reformed this system by abolishing interest-based transactions, prohibiting dishonesty in trade, and promoting fairness and transparency in all financial dealings. These reforms laid the foundation of a moral and equitable economic order. After the establishment of the Islamic state in Madinah, the Prophet ﷺ practically implemented Islamic economic principles. The institution of Bayt al-Mal, the organized system of Zakat, regulation of markets, and protection of the rights of workers and traders clearly demonstrate that Islamic economics is not merely a theoretical concept, but a practical and applicable system.

The primary objective of Islamic economics, as reflected in the Seerah of the Prophet,ﷺ is to maintain a balance between individual rights and collective welfare. Wealth is encouraged to circulate within society rather than being concentrated in the hands of a few. This balanced approach distinguishes Islamic economics from both capitalist and socialist systems. This research study aims to analyze the fundamental principles of Islamic economics in the light of the Seerah of the Prophet ﷺ and to highlight their relevance and effectiveness in addressing contemporary economic challenges such as poverty, inequality, and social injustice.

Keywords: Islamic Economics, Seerah of the Prophet ﷺ, Economic Justice, Prohibition of Interest, Social Welfare, Public Treasury

معیشت

معیشت (Economy) کا مطلب کسی علاقے یا ملک کا وہ نظام ہے جو وسائل کی پیداوار، تقسیم، تجارت اور استعمال سے متعلق ہوتا ہے، جس میں لوگ اپنی گزر بسر اور ضروریات پوری کرنے کے لیے کام کرتے ہیں؛ یہ زندگی گزارنے کے ذرائع اور مالی حالت کو بھی ظاہر کرتی ہے، جیسے کسب معاش (روزی کمانا) اور فکرِ معیشت (روزی کی فکر).

معیشت کی اصطلاحی تعریف: معیشت یا معاشی نظام سے مراد وہ تمام ادارے، روایات اور رسم ورواج ہیں جن کے تحت کسی معاشرہ یا ملک کی ترقی کا بنیاد بنتا ہے۔ مختلف ممالک اور معاشروں نے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے مختلف قسم کے معاشی ترقی کو ترجیحی بنیادوں پر رکھا ہے۔

اصطلاحاً اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم معاشیات وہ علم ہے جس میں انسان کے اس خاص طرزِ عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو محدود ذرائع کی مدد سے لامحدود خواہشات کی تکمیل کے لئے اختیار کیا جاتا ہے"۔[1]

سیرتِ نبی ﷺ کی روشنی میں معیشت کے اصول:

سیرتِ رسولِ اکرم ﷺ انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے، جن میں معاشی نظام بھی شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک ایسا معاشی ڈھانچا پیش فرمایا جو عدل، توازن، اخلاق اور انسانی فلاح پر قائم ہے۔ ذیل میں سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں معیشت کے بنیادی اصول بیان کیے جاتے ہیں:

1۔ حلال کمائی اور محنت:

اسلام نے ہر شخص کو کسب معاش کا پابند بنایا ہے۔ قرآن مجید میں بار بار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم آیا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے اس حکم کی تعمیل تب ممکن ہے جب افراد اپنی تمام تر توانائی کو حصول رزق حلال کے لیے بروئے کار لائیں گے۔ قرآن مجید پاکیزہ حلال رزق کمانے اور کھانے کی تلقین کرتا ہے اور حرام، ناپاک اور مردار کھانے سے روکتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

"وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ"

اور جو حلال و پاکیزہ رزق اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسمیں سے کھایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔[2]

اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر کمائی جانے والی دولت سب کے لئے زینت، رحمت و فضل ہو گی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(اے لوگو! زمین کی چیزوں میں سے جو حلال اور پاکیزہ ہیں کھاؤ، اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے)

کسب معاش کی اہمیت کو قرآن نے جابجا بیان فرمایا:

"فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ"

پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور پھر اللہ کا فضل (یعنی رزق) (تلاش کرنے لگو)[3]

احادیثِ نبوی ﷺ

- **ہاتھ کی کمائی کی فضیلت:**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ.

" کسی انسان نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا جو اس نے اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھایا ہو، اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔"[4]

- **طلبِ حلال کا درجہ:**

طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ۔

" حلال رزق کی تلاش (باقی) فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔"[5]

- **محنت کش کی بخشش:**

مَنْ أَمْسَى كَالًّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، أَمْسَى مَغْفُورًا لَهُ.

" جو شخص اپنے ہاتھ کی محنت سے تھک کر شام کرے، اس کی شام اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔"[6]

- **سچی تجارت :**

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ .

"سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔"

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خود تجارت فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو محنت کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے اس نوجوان کی بھی تعریف فرمائی جو اپنے بوڑھے والدین یا بچوں کے لیے محنت کر رہا تھا، اسے "فی سبیل اللہ" (اللہ کی راہ میں) قرار دیا۔[7]

2: سود کی حرمت:

- **سود (ربا) کی تعریف :**

سود اس اضافی رقم یا فائدے کو کہتے ہیں جو قرض یا ادھار پر اصل رقم کے ساتھ مشروط طور پر لیا یا دیا جائے، چاہے وہ اضافہ مقدار میں ہو یا کسی اور شکل میں۔

شریعتِ اسلامیہ میں ہر وہ مشروط اضافہ جو قرض کے بدلے ہو ربا کہلاتا ہے اور حرام ہے۔

احادیث نبویہ ﷺ کے مطابق سود (ربا) وہ ناجائز اضافہ ہے جو قرض یا لین دین میں شرط کے ساتھ لیا جائے۔

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں قرآن اور حدیث دونوں میں سود کو سخت حرام قرار دیا گیا ہے، جہاں قرآن میں اسے اللہ کے ساتھ جنگ کے مترادف ٹھہرایا گیا ہے۔[8] وہیں احادیث میں سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے اور اس کے گواہ سب پر لعنت کی گئی ہے، اور اسے ظلم و زیادتی کی بدترین شکل قرار دیتے ہوئے، تجارت اور نفع و نقصان کے اصولوں سے بالکل برعکس بتایا گیا ہے، جس کا مقصد معاشرے میں امن اور انصاف قائم کرنا تھا۔

- **قرآن کی روشنی میں سود کی حرمت:**

اللہ سے اعلان جنگ:

اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کو خبردار کیا ہے کہ اگر تم سود چھوڑتے نہیں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔[9]

وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا «

اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے، تاکہ لوگ نفع اور نقصان کے ساتھ کاروبار کریں، نہ کہ مفت خوری اور ظلم پر مبنی لین دین۔[10]

» یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ «

اے ایمان والو! سود کو بڑھا چڑھا کر مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔[11]

- **سود سے متعلق تمام افراد پر لعنت:**

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود کا معاہدہ لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا کہ (گناہ میں) وہ سب برابر ہیں۔[12]"

- **حجۃ الوداع میں سود کا خاتمہ:**

عن النبي ﷺ في حجۃ الوداع:

" أُحِلَّت لكم دماؤكم وأموالكم حتى تأتي يوم هذا إلا بحقها. جُعِلَت جميع فوائد الجاهلية ملغاة. أول ربا ألغيه ربا بني العباس".

آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ (حجۃ الوداع) کے موقع پر جاہلیت کے تمام سود ختم کرتے ہوئے فرمایا: "آگاہ ہو جاؤ! زمانہ جاہلیت کے تمام سود کالعدم قرار دے دیے گئے ہیں۔ تمہیں صرف اپنے اصل زر (Capital) لینے کا حق ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ سب سے پہلا سود جسے میں ختم کرتا ہوں وہ ہمارے خاندان (حضرت عباس بن عبد المطلب) کا سود ہے۔[13] "

3: ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کی ممانعت:

تعارف: ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری صرف معاشی جرم نہیں، بلکہ اخلاقی اور سماجی جرم ہے۔ یہ غربت، افلاس اور بے چینی کو بڑھاتا ہے۔ اسلام میں دولت کو معاشرتی بھلائی کے لیے گردش میں لانے اور نفع کو جائز اور معتدل رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔

ذخیرہ اندوزی (Hoarding) اور ناجائز منافع خوری آج کے معاشرے میں ایک سنگین سماجی اور اقتصادی مسئلہ بن چکی ہیں۔ ایسے اعمال نہ صرف انسانی معاشرت کے لیے نقصان دہ ہیں بلکہ اخلاقی اور دینی طور پر بھی ناپسندیدہ ہیں۔ اسلام نے ہمیشہ دولت اور وسائل کو معاشرتی بھلائی کے لیے گردش میں رکھنے، انصاف اور اعتدال کے اصولوں کی پابندی کرنے پر زور دیا ہے۔

قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ دولت یا ضروری اشیاء کو روک کر دوسروں کو مشکل میں ڈالنا، ناجائز نفع حاصل کرنا اور عوامی ضرورت کا استحصال کرنا سخت ملامت اور گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

- **قرآنِ کریم کی روشنی میں ذخیرہ اندوزی:**

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ.

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔"[14]

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿۱﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ.

"بڑی تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) طعنے دینے والا اور (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرنے والا ہے، جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا۔[15]"

- **احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ذخیرہ اندوزی:**

مَنِ احْتَكَرَ الْقُوتَ لِيُرْتَفَعَ عَلَيْهِ أَسْعَارُهُ فَهُوَ خَاطِئٌ

"جس نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کی تاکہ اسے مہنگا کر کے بیچے، وہ خطاکار ہے"۔[16]

اَلْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ

"جالب (جو مال لا کر سستے داموں بیچتا ہے) کو رزق دیا جاتا ہے اور محتکر (ذخیرہ اندوزی کرنے والا) ملعون ہے"۔[17]

مَنْ حَبَسَ الْقُوتَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَرِيءٌ مِنْهُ.

"جس نے چالیس دن تک غلہ روکے رکھا (ذخیرہ کیا) وہ اللہ سے بری ہو گیا اور اللہ اس سے بری ہو گیا"۔

4: مزدور کے حقوق کا تحفظ:

نبی ﷺ نے مزدوروں کے حقوق کو بہت اہمیت دی۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ عدل و انصاف کے ساتھ مزدوروں کی اجرت ادا کرنے، ان کے معاہدوں کا احترام کرنے اور ان کے استحصال سے بچنے کی ہدایت دی۔ سیرت میں واضح طور پر آیا ہے کہ مزدور کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنا ضروری ہے، اور اجرت کو وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه":

نبی کریم ﷺ نے مزدور کو ہدایت فرمائی کہ اس کی مزدوری فوراً ادا کی جائے، حتیٰ کہ اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے۔

- **مزدور پر نرمی اور بھائی چارہ**

قال رسول اللہ ﷺ:

"هم إخوانكم، الله جعلهم تحت أيديكم، فمن كان له أخ تحت يده، فأطعمه مما يأكل ويكسوه مما يلبس.

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ملازم اور مزدور تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت رکھا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔[18]

- **طاقت سے زیادہ کام نہ لینا**

ووجه رسول اللہ ﷺ أن لا يحمل العامل فوق طاقته، فقال:

"لا تكلفوهم ما يفوق طاقتهم، وإن كلفوا فساعدوهم"

آپ ﷺ نے مزید ہدایت فرمائی کہ مزدور پر ایسا کام نہ ڈالو جو اس کی طاقت سے باہر ہو، اور اگر ایسا کام دیا جائے تو اس کی مدد کرو۔[19]

- **حق مارنے والے کے خلاف اللہ کا اعلان**

قال اللہ تعالى في حديث قدسي:

"يوم القيامة أكون عدو الثلاثة، منهم من استأجر عاملاً فأخذ عمله ولم يؤده أجره"

حدیثِ قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین افراد کا دشمن بنوں گا، جن میں سے ایک وہ ہے جس نے کسی مزدور کو کام پر رکھا، اس سے پورا کام لیا اور اسے اس کی پوری مزدوری نہ دی۔[20]

درس السيرة النبوية ﷺ هو معاملة العمال بالإنسانية والعدل والرحمة، وضمان حقوقهم الاقتصادية والاجتماعية.

سیرت النبی ﷺ کا درس یہ ہے کہ مزدور کے ساتھ انسانیت، عدل اور شفقت کا سلوک کیا جائے اور اس کے معاشی و سماجی حقوق کا مکمل تحفظ کیا جائے۔

5: سرکاری وسائل پر سب کا حق:

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں سرکاری وسائل (بیت المال) ایک امانت ہیں جنہیں عدل و انصاف کے ساتھ تمام لوگوں میں بانٹنا ضروری ہے۔ نبی ﷺ نے واضح فرمایا کہ حکمران کا کام صرف ان وسائل کی نگرانی اور تقسیم کرنا ہے، یہ اس کی ذاتی ملکیت نہیں ہیں۔

- **دولت کی منصفانہ گردش**

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ

"تاکہ وہ (دولت) تمہارے مالداروں ہی کے درمیان نہ گھومتی رہے۔"[21]

تشریح: یہ آیت اسلامی معاشی نظام کی بنیاد ہے کہ سرکاری وسائل پر سب کا حق ہے اسے چند ہاتھوں میں محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ سب کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔

- **امانت داری کا حکم**

إِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ۔"[22]

سیرت کی روشنی میں مفسرین کے مطابق یہاں "امانت" سے مراد سرکاری عہدے اور بیت المال کے وسائل بھی شامل ہیں۔ جو عوام کا حق ہے۔

- **سرکاری مال میں خیانت کی وعید**

عن عدي بن عميرة الكندي رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"من وكلناه على شيء من أموال المسلمين فأخذ منه شيئًا بغير حق فهو غلول"

سیدنا عدی بن عمیرہ الکندی سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔

"جس شخص کو ہم نے کسی سرکاری عہدے پر مقرر کیا، پھر اس نے ایک سوئی یا اس سے بھی کوئی چیز (بغیر اجازت) چھپالی، تو وہ 'غلول' (خیانت) ہوگی، جسے قیامت کے دن لے کر حاضر ہونا پڑے گا۔"[23]

- **حکمران کی حیثیت صرف نگران کی**

"واللہ لا أعطيكم شيئًا ولا أمنعكم شيئًا، إنما أنا قاسم"

"خدا کی قسم! میں تمہیں (اپنی مرضی سے) نہ کچھ دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں۔ میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے وہیں خرچ کرتا ہوں۔"[24]

- **عوامی وسائل پر سب کا برابر حق**

"المسلمون شُركاء في ثلاثة: الماء والعشب والنار"

"مسلمان تین چیزوں میں برابر کے شریک ہیں: پانی، گھاس (چراگاہیں) اور آگ (توانائی / ایندھن)۔"[25]

- **اقرباپروری کی نفی**

عن فاطمة رضي اللہ عنها قالت: سألت خادمًا من بيت المال فأخبرني رسول اللہ ﷺ: "واللہ لا أستطيع أن أعطيك ما في بيت المال بينما أهل الصفة جائعون"

ایک مرتبہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے گھر کے کام کاج کی مشقت کی وجہ سے بیت المال میں آئے ہوئے غلاموں میں سے ایک خادم مانگا۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"خدا کی قسم! میں تمہیں وہ نہیں دے سکتا جبکہ اہل صفہ بھوکے ہیں۔ میں ان غلاموں کو بیچ کر ان کی رقم غریبوں پر خرچ کروں گا۔"[26]

سیرتِ نبوی ﷺ کے مطابق سرکاری وسائل عوامی ملکیت ہیں اور حکمران ان کا امانت دار ہے۔ اگر کوئی حکمران یا افسران وسائل کو ذاتی یا اقرباء کی خوشنودی کے لیے استعمال کرے، تو وہ اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک خائن ہے۔

حوالہ جات

1. شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، اقتصادیات اسلام,1, منہاج القرآن پرینٹرز، لاہور، مارچ2007، ص/15
2. القرآن88/5
3. القرآن:10/62
4. (صحیح بخاری، حدیث2072)
5. مشکاۃ المصابیح، بحوالہ بیہقی
6. (المعجم الاوسط للطبرانی)
7. (سنن ترمذی، حدیث:1209)
8. (البقرہ:278-279)
9. (البقرہ:279)
10. (البقرہ:275)
11. (آل عمران:130)
12. (صحیح مسلم، کتاب المساقات، حدیث نمبر4093)
13. (سنن ابی داؤد، کتاب البیوع, حدیث نمبر3334، صحیح مسلم, حدیث نمبر:1218)
14. (سورۃ التوبہ آیت:34)
15. (سورۃ الھمزہ آیت:1-2)
16. (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، تحریم الاحتکار فی الأقوت حدیث نمبر:1605)
17. (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، الاحتکار, حدیث نمبر:2153)
18. (صحیح بخاری:30)
19. (صحیح مسلم:1661)
20. (صحیح بخاری:2227)
21. (سورۃ الحشرات آیت:7)
22. (سورہ النساء آیت:58)
23. (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ, حدیث نمبر:1833)
24. (صحیح بخاری، کتاب الخمس، حدیث:3117)
25. (سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، حدیث نمبر:3477)
26. (مسند احمد، جلد1، صفحہ106)